جناب حافظ نذر احمد

مدارس عربیہ اور ان کا نصاب

ہم اپنے اس مضمون میں دو امور پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اول تو یہ کہ گذشتہ بیس سال کے دوران مغربی پاکستان میں کتنے عربی مدارس قائم ہوئے۔ دوسرے اس امر کا جائزہ لینا چاہتے ہیں کہ ان مدارس کے صدیوں پرانے نصاب میں ترمیم و اصلاح کی کیا مساعی بروئے کار آئیں اور وہ کس حد تک کامیاب ہوئیں۔

مدارس عربیہ

عام طور پر ان درس گاہوں کو مدارس اسلامیہ اور دینی مدارس کے ناموں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم نے دانستہ ان کے لیے مدارس عربیہ کی اصطلاح اختیار کی ہے۔ اسلامی نظام فکر میں دین و دنیا کا تقابل خارج از بحث ہے۔ اس لیے کہ دین کا دنیا سے نہیں بلکہ بے دینی سے ٹکراؤ ہے۔ لہذا علوم کے درمیان بھی دینی علوم اور دنیوی علوم کی گروہ بندی اسلامی فکر سے بعید ہے۔

اگر علوم میں حدِ فاصل قائم کرنا ضروری ہے تو یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ کچھ علوم محض دنیا اور دنیوی مسائل کی حد تک محدود ہیں اور اُن کی بنیاد نہ وحی و الہام پر ہے نہ کسی دینی فکر پر ہے۔ اس کے برعکس کچھ علوم دین اور آخرت کے تصور سے مدوّن ہوئے ہیں۔ گو ان کا تعلق خالصۃً مسائلِ حیات سے ہے لیکن ان کی اساس دینی فکر پر ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی اسلامی معتقدات اور دینی تصورات سے متصادم نہیں، اور ان کے مرتبین نے اسلامی نقطۂ نظر سے انحراف کرنے کی جسارت نہیں کی ہے ــــ یہی وجہ ہے کہ مدارس عربیہ کے نصاب میں منطق، فلسفہ، ریاضی، طب اور علم ہیئت جیسے مضامین شامل ہیں جن کا براہِ راست دین سے کوئی تعلق نہیں لیکن بلا تکلف ہماری مساجد اور مکاتب میں پڑھائے

جاتے ہیں۔

ہم نے چند سال قبل پورے مغربی پاکستان کے مدارس عربیہ کا جائزہ مرتب کیا تھا۔ اسکے لئے ہم نے متعدد سوال نامے جاری کیے۔ طویل سفر اختیار کیے اور دیگر ذرائع سے بھی معلومات حاصل کیں۔ پھر انھیں تقریباً ساڑھے آٹھ سو صفحات کی ضخیم رپورٹ کی صورت میں شائع کیا گیا۔ ذیل میں ہم اسی کتاب کی اساس پر کچھ اعداد و شمار پیش کر رہے ہیں۔

مغربی پاکستان کے مدارس

اس جائزہ کی رو سے چند سال پیشتر مغربی پاکستان کے کل چھوٹے بڑے مدارس عربیہ کی تعداد ۶۷۰ تھی جب کہ قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۷ میں اس خطہ میں صرف ۳۷۸ مدارس موجود تھے۔ گویا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد ان میں ۲۹۲ کا اضافہ ہوا۔

ان مدارس عربیہ میں بڑے درجہ کے مرکزی دارالعلوم ہمارے اپنے جائزہ کے مطابق ۴۷ ہیں جب کہ قیام پاکستان سے قبل ان کی تعداد صرف ۱۵ تھی۔ گویا ان سالوں میں ۳۲ جدید مرکزی مدارس قائم ہوئے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ غیر ملکی دورِ حکومت میں جو (۱۵) مرکزی مدارس تھے ان میں درجن ڈیڑھ درجن چھوڑ کر باقی (اپنے اساتذہ اور طلبہ کی تعداد کے اعتبار سے) کسی خاص اہمیت کے حامل نہ تھے۔

مغربی پاکستان کے مدارسِ عربیہ کو مسلک و مشرب کے اعتبار سے چار مکاتبِ فکر میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: دارالعلوم دیوبند کے ہم مسلک مدارس۔ ان کی تعداد ہمارے جائزہ کے مطابق (۲۲۳) تھی۔ احنافِ بریلی کے ہم مشرب مدارس (۹۸)۔ اہل حدیث کے مدارس (۵۵)۔ شیعہ مسلک کے مدارس (۱۸)۔ اہل السنت والجماعت کے کچھ ایسے مدارس بھی ہیں جو دیوبندی یا بریلوی مکتبِ فکر کی تخصیص سے آزاد ہو کر کام کر رہے ہیں۔

مسلک و مشرب کے اختلاف کے باوجود کم و بیش تمام مدارسِ عربیہ کا نصاب ایک ہی ہے۔ ان سب میں یکساں مضامین کی تدریس ہوتی ہے۔ حدیث۔ فقہ۔ اور علم الکلام کی چند کتب کے علاوہ ہر مدرسہ میں کتابیں بھی ایک ہی پڑھائی جاتی ہیں۔ یہ صورت حال یقیناً بہت خوش آئند ہے۔

بیس سال میں اضافہ

اب ہم کمشنری اور ضلع وار پورے مغربی پاکستان کے مدارس عربیہ کے اعداد و شمار پیش کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ ان مدارس پر قیام پاکستان کا کیا اثر پڑا؟ ان میں کہاں کہاں اور کس قدر اضافہ ہوا؟

خصوصاً اہم اور مرکزی مدارس کی رفتارِ ترقی کیا ہے؟ اہم اور مرکزی مدارسِ عربیہ سے ہماری مراد ایسے مدارس ہیں جہاں مکمل درسِ نظامی کی تدریس ہوتی ہے۔ دورۂ حدیث تک تمام نصابی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، اور یہاں سے فارغ ہونے والے علماء کو سندِ فضیلت عطا کی جاتی ہے۔ چوں کہ ہر مکتب و مدرسہ میں نہ تو درسِ نظامی کا مکمل سات سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے اور نہ دورۂ حدیث مکمل کرایا جاتا ہے۔ بلکہ اپنے اپنے وسائل کے اعتبار سے ابتدائی کتب یا وسطانی درجات کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

قسمت	ضلع	تعداد مدارس قبل پاکستان	اضافہ مدارس (بعد میں)	اہم مدارس قبل پاکستان	مرکزی مدارس کا قیام (بعد میں)	قیام پاکستان کے بعد قائم ہونے والے اہم مدارس
پشاور						
	پشاور	۲۸	۹	۵	۴	دارالعلوم سرحد۔ جامعہ اشرفیہ پشاور۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ ضلع پشاور۔ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔
	کوہاٹ	۱۱	۶	۱	-	
	مردان	۱۱	۸	۲	۱	مدرسہ خیر المدارس۔ مردان
	ہزارہ	۸	۴	-	-	
ڈیرہ اسمٰعیل خاں						
	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۴	۷	۱	-	
	بنوں	۱۴	۸	-	۱	مدرسہ معراج العلوم۔ بنوں
	وزیرستان	-	-	-	-	
راولپنڈی						
	راولپنڈی	۱۵	۷	۲	-	

جہلم	۸	۳	۱	۱	مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام۔ جہلم
گجرات	۱۵	۴	۱	-	
کیمل پور	۲۰	۹	-	-	
سرگودھا					
سرگودھا	۲۹	۱۷	۳	۳	جامعہ عربیہ سراج العلوم۔ مدرسہ قاسم العلوم سرگودھا دارالعلوم محمدیہ، سرگودھا۔
لائل پور	۴۰	۲۳	۶	۴	جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، لائل پور۔ الجامعۃ السلفیہ، لائل پور۔ دارالعلوم ربانیہ چک ۲۵ ش ضلع لائل پور۔ دارالعلوم اوڈانوالہ، ضلع لائل پور۔
جھنگ	۱۴	۳	۱	-	جامعہ محمدی شریف (قبل پاکستان)
میانوالی	۱۷	۷	-	-	
لاہور					
لاہور	۴۳	۲۱	۱۱	۷	دارالعلوم تقویۃ الاسلام۔ جامعہ اہل حدیث۔ جامعہ نعیمیہ جامعہ اشرفیہ۔ دارالعلوم اسلامیہ، انارکلی۔ جامعہ مدنیہ۔ جامعہ المنتظر، لاہور۔
شیخوپورہ	۱۱	۴	-	-	
گوجرانوالہ	۲۰	۱۲	۲	-	

سیالکوٹ	۱۲	۳	-	-	
بہاولپور					
بہاولپور	۱۳	۴	۳	-	
بہاول نگر	۱۴	۵	۳		
رحیم یارخاں	۲۴	۸	۱	۲	جامعہ محمدیہ رضویہ – مدرسہ اشرف المدارس، رحیم یارخاں۔
خیرپور					
خیرپور	۳	-	۱	-	
سکھر	۲۴	۹	۱	-	
جیکب آباد	۲۰	۶	۱	۱	مدرسہ عربیہ دارالفیوض، کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد۔
لاڑکانہ	۸	۲	-	-	
نواب شاہ	۶	۲	-	-	
حیدرآباد					
حیدرآباد	۱۷	۸	۳	۱	دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہیار ضلع حیدرآباد۔
سانگھڑ	۲	-	-	-	
دادو	۱۱	۴	۱	-	
ٹھٹھہ	۴	-	-	-	
تھرپارکر	۱۰	۴	۲	۱	دارالعلوم اشاعت القرآن، ڈگری شہر، ضلع تھرپارکر۔
ملتان					
ملتان	۶۷	۲۷	۴	۱	دارالعلوم خیرالمدارس، ملتان۔

مظفرگڑھ	۲۶	۱۲	-	-	
ڈیرہ غازی خاں	۶	۲	-	-	
ساہی وال	۳۲	۱۷	۵	۲	جامعہ رشیدیہ، ساہی وال۔ جامعہ محمدیہ، اوکاڑہ، ضلع ساہی وال۔
کوئٹہ					
کوئٹہ	۷	۲	۱	-	
چغائی	-	-	-	-	
سبی	۳	۲	-	-	
فورٹ سنڈیمن	-	-	-	-	
قلات					
قلات	۶	۲	-	-	
خاران	-	-	-	-	
مکران	۳	۲	-	-	
کراچی	۲۰	۱۵	۱۰	۵	دارالعلوم کراچی۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیو ٹاؤن۔ دارالعلوم امجدیہ۔ جامع العلوم سعودیہ۔ دارالعلوم اہل حدیث کراچی۔
آزاد کشمیر	۱۱	۴	۱	-	
ریاست سوات	۲	-	۱	-	
	۶۷۰	۲۹۲	۷۴	۳۴	

مدارس عربیہ کا نصاب

اب ہم مدارس عربیہ کے نصاب کے بارے میں کچھ تفاصیل پیش کرتے ہیں۔

یہ نصاب "درسِ نظامی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بارہ میں عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ موجودہ درسِ نظامی مدرسہ نظامیہ بغداد کا نصاب ہے جس کی بنیاد محقق نصیر الدین طوسی نے ۱۰۶۶ء میں رکھی تھی۔ بغداد کا یہ مشہور زمانہ دارالعلوم اس ارزانی کے زمانہ میں چار سال کی مدت میں دس لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا تھا۔ اس میں بیک وقت چھ ہزار طلبہ کی تدریس کا انتظام تھا۔

موجودہ درس نظامی ملا نظام الدین فرنگی محلی (م ۱۱۶۱ھ مطابق ۱۷۴۸ء) کا وضع کردہ ہے۔ ملا نظام الدین اپنے دور کے فاضل یگانہ تھے۔ آپ متعدد علمی اور درسی کتب کے مترجم، محشی اور مصنف تھے۔ لکھنؤ سے ۲۸ میل دور ایک قصبہ سہالی آپ کا وطن تھا۔ خاندانی تنازعات کی بنا پر ترک سکونت کر کے لکھنؤ آ گئے اور سلطان اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کے اہل خاندان کو لکھنؤ میں ایک عالی شان محل عطا کیا جو فرنگی محل کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں آپ نے موجودہ درس نظامی مرتب کر کے مدرسۂ عالیہ نظامیہ فرنگی محل میں رائج کیا۔ جو بعد میں برصغیر پاک و ہند کے تمام مدارس عربیہ کا نصاب بنا۔

مضامین اور کتابیں

درس نظامی کے مضامین اور کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ علم الصرف

میزان۔ منشعب۔ پنج گنج۔ صرف میر۔ علم الصیغہ۔ فصول اکبری۔

۲۔ علم النحو

نحو میر۔ شرح مأتہ عامل۔ ہدایۃ النحو۔ کافیہ۔ شرح جامی بحث فعل ابن مقبل۔

۳۔ علم معانی و بیان

تلخیص المفتاح۔ مختصر المعانی۔ مطوّل۔

۴۔ عروض

عروض المفتاح

۵۔ منطق

ابہری۔ ایساغوجی۔ مرقات۔ شرح تہذیب۔ سُلّم العلوم۔ شرح ملّا حسن۔ تصدیقات۔ تصورات۔
[illegible] قطبی۔ امورِ عامہ (میر سید شریف جرجانی)

[illegible]

میبذی۔ صدرا۔ شمس بازغہ۔

۷۔ ادبِ عربی

مفید الطالبین۔ نفحۃ الیمن۔ نفحۃ العرب۔

مقاماتِ حریری۔ دیوانِ متنبی۔ دیوانِ حماسہ۔ سبعہ معلّقہ۔

۸۔ علم کلام

شرح عقائد جلالی۔ شرح عقائد نسفی۔ خیالی۔ مسامرہ۔

۹۔ سیرۃ و تاریخ

دروس التاریخ الاسلامی۔ تاریخ ابی الفداء۔

۱۰۔ طب

موجز۔ قانونچہ۔ حمیّاتِ قانون۔ شرح اسباب۔

۱۱۔ ہیئت

تصریح۔ شرح چغمینی۔

۱۲۔ ہندسہ

بست باب اقلیدس۔

۱۳۔ مناظرہ

رشیدیہ

۱۴۔ فقہ

نور الایضاح۔ قدوری۔ کنز الدقائق۔ شرح وقایہ۔ ہدایہ اولین۔ ہدایہ آخرین۔

۱۵۔ اصول فقہ

اصول الشاشی۔ نور الانوار۔ حسامی۔ توضیح۔ تلویح۔ مسلم الثبوت۔

۱۷۔ فرائض

سراجی۔

۱۸۔ اصول حدیث

نخبۃ الفکر۔

۱۸۔ حدیث نبویؐ

مشکوٰۃ المصابیح۔ صحیح البخاری۔ صحیح المسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ شمائل ترمذی۔ طحاوی۔ سنن ابن ماجہ۔ موطا امام مالکؒ۔

۱۹۔ اصول التفسیر

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر۔

۲۰۔ تفسیر

جلالین۔ انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی)۔ تفسیر ابن کثیر (منتخب حصے)۔

اس تفصیل کی رو سے درس نظامی ۲۰ علوم پر مشتمل ہے اور اس کی مشمولہ کتب کی تعداد ۸۸ ہے۔ جو آٹھ سالہ نصاب پر منقسم ہیں۔ آٹھواں آخری سال حدیث نبویؐ کی تدریس کے لیے مخصوص ہوتا ہے جسے "دورۂ حدیث" کہتے ہیں۔ جس کے اختتام پر دستار بندی ہوتی ہے اور کامیاب طلبہ کو سند فضیلت عطا کی جاتی ہے۔

چند غور طلب پہلو

درس نظامی کی یہ خامی بہت کھٹکتی ہے کہ اس آٹھ سالہ جامع نصاب میں کلام اللہ کی تفسیر اور اصول تفسیر کی دو چار کتابوں کے علاوہ اوّل سے آخر تک کسی جماعت میں بھی کلام پاک کی مکمل تدریس (مع خصوصی مطالعہ) کا اہتمام نہیں۔ اگرچہ مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل طلبہ میں اس کی استعداد ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔

درس نظامی کا دوسرا غور طلب پہلو یہ ہے کہ اس کے بعض مضامین دور حاضر میں چنداں مفید نہیں رہے۔ ان کا اخراج ضروری ہے اور جدید تقاضوں کے پیش نظر متعدد ایسے علوم و فنون ہیں جن کا اس نصاب میں شمول از بس ضروری ہے۔ مثلاً ریاضی، تاریخ و جغرافیہ۔ معاشیات۔ تقابل ادیان اور کسی ایک مغربی زبان کا بطور اختیاری مضمون کے شمول۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ درس نظامی کی بیشتر مشمولہ کتابیں صدیوں پرانی ہیں اس طرح ان کے مندرجات ومضامین صدیوں پرانی دریافتوں اور از کار رفتہ نظریات پر مبنی ہیں۔ جدید تحقیقات، جدید معلومات اور عصر حاضر کے پیدا شدہ مسائل سے عاری ہونے کے سبب متعدد کتابیں اپنی تمام تر اہمیت وافادیت کے باوجود مطلوبہ مقاصد پورے کرنے سے قاصر ہیں۔ خاص طور پر منطق۔ فلسفہ۔ علم کلام۔ مناظرہ۔ ہیئت، اور ہندسہ کی کتابوں میں یہ بات بہت کھٹکتی ہے۔

درس نظامی کی قدامت

ذیل میں ہم ایک گوشوارہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ درس نظامی کی مشمولہ کتب کتنی قدیم اور کس قدر جدید ہیں۔

علوم	قدیم ترین کتاب (سنہ عیسوی)	جدید ترین کتاب (سنہ عیسوی)
علم الصرف	۱۴۱۳	۱۸۶۰
علم النحو	۱۲۲۳	۱۷۷۶
معانی وبیان	۱۳۳۸	۱۳۴۴
عروض	۱۲۲۸	۱۲۲۸
منطق	۱۲۶۱	۱۸۲۸
ادب عربی	۸۴۶	۱۹۰۰
علم الکلام	۱۳۶۶	۱۴۹۹
تاریخ	۱۳۴۵	۱۳۴۵
طب	۱۰۳۵	۱۶۲۷
ہیئت	۱۴۸۸	۱۴۸۸
ہندسہ	۱۲۷۴	۱۴۷۴
مناظرہ	۱۶۷۲	۱۶۷۲

فقہ	۱۰۳۶	۱۷۵۵
اصول فقہ	۱۲۴۶	۱۶۹۳
فرائض	۱۳۰۰	۱۳۰۰
اصول حدیث	۱۴۴۸	۱۴۴۸
اصول تفسیر	۱۷۶۲	۱۷۶۲
تفسیر	۱۲۱۶	۱۵۰۵

اس قدر پرانی کتابوں کے مضامین اور مندرجات کی افادیت معلوم ہے۔

ترمیم واصلاح کی کوششیں

قیامِ پاکستان سے دو صد سال قبل ملا نظام الدین فرنگی محلی (م ۱۷۴۸ء) نے یہ نصاب مرتب کیا تھا۔ ان دو صدیوں میں نصاب کے اندر ترمیم و اصلاح کی متعدد کوششیں ہوئیں۔ لیکن کوئی کوشش چنداں کامیاب نہ ہوئی اور چند جزوی ترمیمات کے علاوہ کوئی انقلاب آفریں تبدیلی عمل میں نہیں آسکی۔

اصلاح نصاب کی سب سے پہلی کوشش خود مدرسۂ عالیہ نظامیہ فرنگی محل میں ہوئی۔ دارالعلوم دیوبند میں بھی کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔ مدرسۂ اصلاح سرائے میر، ندوۃ العلماء لکھنؤ، اور جامعۂ عباسیہ بہاولپور میں قابلِ قدر اصلاح ہوئی۔ مگر اس کی نوعیت مقامی اصلاح سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ملک کی دوسری تمام درس گاہوں نے اسے قبول نہ کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد گذشتہ بیس سالوں میں درسِ نظامی کے نصاب کی اصلاح کے لیے جو مساعی بروئے کار آئی ہیں اب ہم بطورِ خاص ان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

جامعہ محمدی شریف

جامعہ محمدی شریف (جھنگ) میں مروجہ سرکاری نصاب کے ساتھ علوم اسلامی کا حسین امتزاج کیا گیا۔ اس جامعہ کا نصاب چار حصوں میں دس سال پر منقسم ہے (۱) الدرجۃ الثانویہ چار سال (معیار مڈل)، (۲) الدرجۃ العبوریہ دو سال (معیار میٹرک)، (۳) الدرجۃ العوزیہ دو سال (معیار ایف اے) (۴) الدرجۃ الفضیلۃ دو سال (معیار بی۔ اے)۔

ہر جماعت میں سرکاری نصاب کے ساتھ مندرجہ ذیل مضامین کو شامل نصاب کیا گیا:

(الف) قرآن مجید —— بتدریج ناظرہ، تجوید و قرأت، ترجمہ، تفسیر (مکمل)

(ب) صرف و نحو اور معانی و بیان (ضروری حد تک)

(ج) السنہ و ادب —— اردو، فارسی، عربی (قدیم و جدید)

(د) منطق —— پانچ کتابیں

(ہ) تصوف —— ایک کتاب

(و) فقہ اور اصول فقہ —— سات کتب

(ز) تاریخ اسلام

(ح) حدیث اور اصول حدیث —— چھ کتب

(ط) تفسیر اور اصول تفسیر —— تین اہم قدیم تفاسیر

مقام افسوس ہے کہ اراکین جامعہ کی مسلسل کوششوں کے باوجود ابھی تک جامعہ کو ایک منظور شدہ یونیورسٹی کا درجہ حاصل نہیں ہوا، اور اس نصاب کو دوسرے مدارس عربیہ نے اپنے ہاں نافذ نہیں کیا۔

نصاب مدارس اہل حدیث

جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان نے اپنے مدارس کے لیے ۱۹۵۸ میں درس نظامی کے اندر بنیادی تبدیلیاں کیں۔ اہل حدیث کے مرکزی مدارس مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور اور الجامعۃ السلفیہ لائل پور نے بجنسہ اس نصاب کو اپنے ہاں نافذ کیا ہوا ہے۔ ان کے ذیلی مدارس میں بھی کم و بیش یہی نصاب رائج ہے۔

اس ترمیم شدہ نصاب کے چند اہم پہلو یہ ہیں:

۱۔ قرآن مجید ——

پہلے چار سالوں میں مکمل ترجمہ

آخری چار سالوں میں اصول تفسیر اور تفسیر مکمل

(اصولِ تفسیر امام ابن تیمیہ اور فوز الکبیر۔ تفسیر جامع البیان۔ بیضاوی البقرہ۔ الاتقان، منتخب حصے)

۲۔ حدیث نبویؐ ——

درجہ اولیٰ سے آخری مدارج تک مسلسل مطالعہ حدیث شامل نصاب ہے۔ درس نظامی کی طرح صرف آخری سال میں تمام کتب کا دورہ نہیں کیا جاتا۔

(کتب حدیث تحفۃ الاحادیث۔ مشکوٰۃ۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ مسلم۔ اور بخاری)

۳۔ قدیم عربی ادب کے ساتھ جدید کتب کا شمول

۴۔ صرف۔ نحو۔ معانی وبیان۔ منطق۔ فلسفہ۔ علم کلام۔ اور فقہ کی کتب میں معتدبہ کمی۔

۵۔ عروض۔ طب۔ ہیئت۔ ہندسہ کی کتب کا نصاب سے اخراج۔

۶۔ تاریخ اسلام فلسفۂ تاریخ۔ اور فلسفۂ اسلام کی کتب کا اضافہ۔

۷۔ مروجہ سرکاری سکولوں کے نصاب میں سے مندرجہ ذیل علوم کی کتابوں کو شامل نصاب کیا گیا ہے:

(الف) معاشرتی علوم (ب) اردو (ج) انگریزی

جامعۂ اسلامیہ بہاول پور

۱۹۶۳ء میں جامعۂ اسلامیہ بہاول پور کا قیام وافتتاح عمل میں آیا اور اسے ایک منظور شدہ اسلامی یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہوگیا۔ جامعۂ اسلامیہ کے نصاب کی ترتیب وتہذیب میں ایک طرف علمائے کرام نے حصہ لیا ہے۔ دوسری طرف ملک کے دوسرے ماہرین تعلیم نے اس کی نوک پلک درست کرنے میں پوری توجہ دی ہے۔ جناب شیخ محمد اکرام سابق ناظم اعلیٰ اوقاف مغربی پاکستان کا اس انقلاب آفریں کام میں نمایاں حصہ ہے۔

جامعہ کا آٹھ سالہ نصاب مندرجہ ذیل چار درجات میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ درجۂ ثانویہ (مماثل میٹرک)

۲۔ درجۂ اجازہ سال اول وسال دوم (مماثل ایف۔ اے)

۳۔ درجۂ اجازہ سال سوم وسال چہارم (مماثل بی۔ اے)

۴۔ درجۂ تخصص (مماثل ایم۔ اے)

جامعۂ اسلامیہ کے نصاب کے نمایاں پہلو یہ ہیں:

(الف) درجۂ ثانویہ (مماثل میٹرک) دس پرچوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ قرآن مجید۔ سورۃ البقرۃ تک ترجمہ و تفسیر

۲۔ حدیث شریف۔ مشکوٰۃ (منتخب ابواب ۷۵ صفحات)

۳۔ فقہ اور اصول فقہ۔ نور الایضاح۔ اصول الشاشی۔ قدوری۔ نور الانوار (منتخب ابواب)

۴۔ ادب عربی (قدیم و جدید)

۵۔ نحو۔ تسہیل الکافیہ

باقی پانچ پرچوں کے لیے مروجہ سرکاری سکولوں کا نصاب انگریزی۔ اردو۔ معاشرتی علوم جنرل سائنس اور تاریخ اسلام (یا فارسی) بجنسہ اختیار کر لیا گیا ہے۔

بہرحال اس ترمیم شدہ نصاب میں ریاضی جیسے اہم مضمون کا شامل نہ ہونا کھٹکتا ہے۔

(ب) درجہ اجازہ۔ سال اول، سال دوم (مماثل ایف۔ اے)

اس درجہ کا نصاب آٹھ پرچوں پر مشتمل ہے جن کے مضامین یہ ہیں:

قرآن — اصول تفسیر میں فوز الکبیر

تفسیر میں جلالین شریف

حدیث — اصول حدیث میں مقدمہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شرح نخبۃ الفکر، مشکوٰۃ شریف (منتخب ابواب ۱۴۳ صفحات)

فقہ اور اصول فقہ — کنز الدقائق۔ شرح وقایہ۔ حسامی (منتخب حصے)

ادب عربی — قدیم و جدید

انگریزی — ایف۔ اے کے مروجہ نصاب کے مطابق

ان کے علاوہ معانی، منطق و فلسفہ۔ تاریخ اسلام۔ اقتصادیات۔ اور فارسی اردو میں سے دو پرچے اختیاری قرار دیے گئے ہیں۔

(ج) درجہ اجازہ سال سوم و چہارم (مماثل بی۔ اے)

اس درجہ کا نصاب آٹھ پرچوں پر مشتمل ہے۔ مضامین یہ ہیں:

القرآن — تفسیر بیضاوی (سورۃ البقرہ) الاتقان (منتخب حصے)

حدیث شریف — ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ نسائی۔ طحاوی۔ بخاری۔ مسلم (منتخب ابواب

۳۶۴ صفحات،

فقہ و اصولِ فقہ ——— توضیح - ہدایہ - مسلم الثبوت (منتخب ابواب)

علم الکلام ——— شرح عقائد - شرح مواقف (دو باب)

انگریزی ——— بی۔ اے کے مروّجہ نصاب سے کچھ کم۔

اس کے علاوہ منطق و فلسفہ - تاریخ اسلام - اقتصادیات - ادب عربی - علم الکلام اور فلسفہ و مناظرہ میں سے کوئی دو مضامین اختیاری قرار دیے گئے ہیں۔

(د) درجاتِ تخصص (مماثل ایم۔ اے)

مندرجہ ذیل مضامین میں تخصص کے درجات ہیں:

تخصص فی التفسیر

تخصص فی الحدیث

تخصص فی الادب العربی

تخصص فی التاریخ

تخصص فی اللغتین

جامعہ اسلامیہ کا نصاب درسِ نظامی کی ایک اچھی تبدیل شدہ صورت ہے لیکن ابھی تک یہ نصاب اسی جامعہ تک محدود ہے۔ دوسرے کسی مدرسۂ عربیہ نے اسے اپنے ہاں قبول اور رائج نہیں کیا ہے۔ اس طرح یہ ایک سرکاری نصاب بن کر رہ گیا ہے۔

نصاب وفاق المدارس العربیہ

مغربی پاکستان میں درسِ نظامی کے نصاب کی اصلاح کے لیے ایک اور کوشش "وفاق المدارس العربیہ" کی طرف سے کی گئی۔ دارالعلوم دیوبند کے ہم مسلک مدارس عربیہ کی یہ فیڈریشن ۱۹۵۷ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس وقت وفاق سے ملحقہ مدارس کی تعداد یہ ہے:

فوقانی مدارس ۲۹ - وسطانی مدارس ۵۲ - تحتانی (ابتدائی) مدارس ۸۷ گویا کل ۱۶۸ چھوٹے بڑے مدارس عربیہ اس وفاق سے الحاق قائم کر چکے ہیں۔

اس تنظیم کا مقصدِ اوّلیں من جملہ دیگر امور کے یہ قرار پایا تھا کہ "مدارس عربیہ کے ابتدائی، وسطانی اور

فوقانی نیز درجاتِ تکمیل کے لیے ایک مکمل نصاب مرتب کیا جائے، اور مروجہ نصاب میں جدید دینی تقاضوں کے مطابق مناسب و موزون تصرف کیا جائے۔" چنانچہ وفاق نے ستمبر ۱۹۷۲ء میں درس نظامی کے نصاب میں ترمیم و اصلاح کو آخری شکل دی جسے ملحقہ مدارس نے قبول کر لیا۔

وفاق کے ترمیم شدہ نصاب کے نمایاں پہلو یہ ہیں:

(الف) اضافے

درس نظامی کے اندر مندرجہ ذیل علوم اور کتابوں کا اضافہ کیا گیا ہے:

۱۔ ادب عربی کے ساتھ اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں ترجمہ

۲۔ علم الاخلاق کا جدید مضمون اور اس کی تین کتابیں۔ بدایۃ الہدایہ۔ اربعین غزالی، اور کیمیائے سعادت (فارسی)

۳۔ اردو خوشخطی اور املا و انشاء کا اہتمام

۴۔ علم القرأت والتجوید کا خصوصی اہتمام اور مشق کے ساتھ جمال القرآن۔ فوائد مکیہ اور جزریہ کی تدریس۔

۵۔ سیرت میں سیرۃ مغلطائی اور عیون الاثر لابن سید الناس الیعمری کتب کا شمول۔

۶۔ قرآن حکیم کا مکمل ترجمہ اور تفسیر کی دو مستند قدیم کتابیں باقاعدہ شامل نصاب کر دی گئی ہیں۔

۷۔ جغرافیہ کی ایک کتاب معارف ابن قتیبہ کا اضافہ

(ب) کتب برائے مطالعہ

ترمیم شدہ نصاب کا دوسرا نمایاں پہلو یہ ہے کہ عربی کی درسی کتب کے ساتھ "مطالعہ کے لیے" کچھ اردو اور فارسی کتابوں کی سفارش کی گئی ہے مثلاً سیرت خاتم انبیاء، جغرافیہ۔ کیمیائے سعادت (فارسی) تبلیغ دین۔ حجۃ الاسلام۔ اردو شرح مقدمہ جزریہ وغیرہ۔

(ج) علوم اور کتب میں کمی

۱۔ طب اور مناظرہ کو شامل نصاب نہیں رکھا گیا ہے۔

۲۔ علم الصرف۔ معانی و بیان اور منطق و فلسفہ کی دو کتابیں خارج نصاب کر دی گئی ہیں۔

یہ ہے گذشتہ بیس سال میں مغربی پاکستان کے مدارس عربیہ کے نصاب میں اصلاح و ترمیم کی کوششوں کی مختصر داستان۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔